114871- صرف دل میں بات کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

سوال

میں نے طلاق کو ایک معین کام نے کرنے پر معلق کیا، اور اللہ کی قسم اٹھائی کہ میں یہ کام نہیں کرونگا، یہ سب باتیں میں نے اپنے دل سے بغیر کسی قصد وارادہ کے کیں اور زبان پر نہیں لایا، پھر میں نے وہ کام کرلیا جس کے نہ کرنے کی قسم اٹھائی تھی، کیونکہ مجھے یقین ہے ان شاء اللہ طلاق اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک طلاق کے الفاظ زبان سے ادا نہ کیے جائیں طلاق واقع نہیں ہوتی، اور میں پہلے بھی اس کے متعلق دریافت کرچکا ہوں کیونکہ میں بہت وسوسہ والا ہوں.

سوال یہ ہے کہ: کیا مجھ پر کچھ واقع ہوتا ہے؟ اور کیا میرے دل میں میرا قسم اٹھانے پر میرے ذمہ قسم کا کفارہ بھی ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

جب آپ طلاق اور قسم کے الفاظ نہ بولیں تو آپ پر کچھ لازم نہیں؛ کیونکہ دل میں بات کرنا قابل مؤاخذہ نہیں بلکہ معاف ہے، اور طلاق صرف نیت سے واقع نہیں ہوتی، اور اسی طرح صرف نیت سے قسم منعقد نہیں ہوتی، بلکہ زبان سے ادا کرنا ضروری ہے، یا پھر اس کے کوئی قائم مقام ہو جیسا کہ لکھنا ہے.

امام بخاری اور امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے وہ معاف کردیا ہے جو دل میں بات کریں جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرلیں یا زبان سے نہ نکالیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5269) صحیح مسلم حدیث نمبر (127).

ہم سابقہ جواب میں یہ بیان کرچکے ہیں کہ بعض اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے الفاظ بھی ادا کرے جب تک اس کا مقصد طلاق نہ ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وسوسہ میں بتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے اس کے الفاظ بھی ادا کرلے جب تک وہ طلاق کا قصد اور ارادہ نہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغیر قصد اور ارادہ کے صادر ہوئے ہیں، بلکہ اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے، اور وہ اس وسوسہ کی قوت دافع اور مانع کی قوت کی قلت کی بنا پر مجبور ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عقل پر پردہ پڑا ہونے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی"

اس لیے اگر وہ حقیقی طور پر اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، تو جس چیز پر اسکا قصد اور ارادہ ہی نہیں اور وہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (277/3).

حاصل یہ ہوا کہ : آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو طلاق اور نہ ہی قسم کا کفارہ، بلکہ آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کے لیے اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے اور نیک و صالح اعمال بھی کثرت سے کریں، اور وسوسہ سے آپ اعراض کریں اور اس پر توجہ مت دیں.

واللہ اعلم.